۲۸ نمبر ۲۶-۲۷ | اے جہان منتظر خوشباش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زماں | ۲۸ نمبر ۲۶-۲۷

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۵-۱۲-۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ جون و ۵ جولائی و ۱۲ جولائی ۱۹۱۰ء — سلسلۃ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عنا پر اخبار جاری کرایکا حق حاصل ہے } ۵

معاونین درجہ دوم جن کو سیہ پر اخبار جاری کرایکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲ا

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لنڈن ... ٹ ... افریقہ ... ۵ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاست

یکدم دوری از آں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

---

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۲ بار - آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

۱ - ادعونی استجب لکم -

ترجمہ - مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا

(۲) انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ -

ترجمہ - میں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا

شب ماقبل ۹ - جون سنہ ۱۹۰۸ء - میرا لڑکا مبارک احمد بعارضہ کی شدت عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھا اور شدت خارش میں اپنے بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا - اور نیند نہیں آتی تھی - اور سخت اضطراب اور گھبراہٹ تھی - اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی - ابھی میں دعا میں مشغول ہی تھا کہ کشفی حالت مجھ پر طاری ہو گئی اور دیکھا کہ مبارک احمد کے بستر پر چھوٹے چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور ہیں اور اس کو کاٹ رہے ہیں تب ایک شخص نے وہ سب جانور بستر پر سے اٹھا کر ایک چادر میں باندھ دئے اور کہا کہ ان کو پھینک دو - پھر کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا آرام میں آ گیا اور تکلیف کا نام و نشان نہ رہا اور آرام سے سو گیا اور صحت یاب ہو گیا

فالحمد للہ علی ذالک

معذرت

معزز ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - اخبار بدر دو ہفتہ غیر حاضر رہا - جس کی وجہ کسی قدر پرچہ نمبر ۲۵ میں عرض کی گئی تھی اور بعض اور وجوہات بھی ہوئے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ان دو پرچوں کی کمی پوری کرنے کے واسطے تین چار ہفتوں کے اخبارات میں زائد صفحے بڑھائے جائیں گے چنانچہ یہ پرچہ بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے - ایسا ہی بعض وجوہات اس قسم کے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ گذشتہ چند پرچوں میں ترتیب مضامین کی طرف کافی توجہ نہیں ہوئی اور نیز کثرت اشتہارات کے سبب بعض اشتہار متن میں آ گئے - چونکہ کارخانہ کا مطبع یعنی چھاپنے والی کل ایک ہی ہے - اس واسطے زائد اوراق لگانے کا انتظام جلدی سے نہ ہو سکتا تھا اور بعض دوستوں کو شکایت کا موقعہ ملا - لیکن اب ان سب باتوں کا انتظام کیا گیا ہے - اشتہارات کے صفحے علیحدہ کر دئے گئے ہیں وہ متن میں نہیں آئیں گے اور مضامین کی طرف بھی خاص توجہ کی گئی ہے - البتہ کاغذ کے واسطے بہ سبب سودیشی کے بہت عمدہ انتظام نہیں ہو سکا - یعنی چکنا کاغذ نہیں ملا - تاہم میں اس کوشش میں ہوں کہ اگر چکنا تھوڑا بھی مل جاوے - تو کم از کم الہامات ڈائری اور درس قرآن کے واسطے چکنا کاغذ استعمال کیا جائے اور باقی مضامین کے واسطے یہی کاغذ ہے - امید ہے کہ معزز ناظرین یہ چند روزہ بے قاعدگی کارخانہ کو معاف کریں گے - کاغذ کے واسطے میں نے ایک معزز دوست میر منشی محمد مقبول صاحب کی معرفت بہت کوشش کی - کہ لکھنؤ سے انتظام جاوے مگر باوجود منشی صاحب کی بہت سعی کے کارخانہ لکھنؤ پیپر نے عذر کیا کہ بہ سبب سرکاری کام کے ہم کئی ماہ تک آپ کو کاغذ نہیں دے سکتے -

مینجر

درس قرآن شریف - سورہ فتح کی تفسیر جو بدر میں لکھی جاتی تھی پوری ہو چکی ہے اور اب میں نے سوچا ہے کہ آخری پارہ قرآن شریف کا پڑھنے میں بہت آتا ہے - ہر نماز میں عموماً آخری پارہ کی سورتیں پڑھی جاتی ہیں - لیکن اس پارہ کی کوئی تفسیر اپنے سلسلہ میں کسی نے شائع نہیں کی - لہذا بدر میں آخری پارہ کی تفسیر شروع کی جائے گی اور ہر پرچہ میں دو صفحے صرف تفسیر کے واسطے خاص کئے جاوینگے جو وقت ضرورت علیحدہ بھی ہو سکیں گے یہ تفسیر انشاء اللہ اگلے نمبر سے شروع ہو گی -

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تین چار روز سے نماز ظہر و عصر کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لا سکتے ہیں - آپ کی خدمت میں ایک پادری صاحب کا خط آیا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ محض حضور کی تعلیم کے ذریعہ سے اُن پر عیسوی مذہب کا بطلان ثابت ہو گیا ہے -

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں روزانہ ہوتا ہے -

۳ - مدرسہ تعلیم الاسلام بتقریب موسمی تعطیلات کے ۱۵ - جولائی کو اکیس یوم کے واسطے بند کیا جاوے گا -

دعا - درخواست چونکہ اس خاکسار کا سالانہ امتحان پولیس ٹریننگ سکول عنقریب ہونیوالا ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ بذریعہ اخبار گوہر بار بدر کے احمدی احباب سے درخواست دعا کامیابی کرا دیں - عین عنایت ہو گی -

خاکسار قطب الدین احمد احمدی ڈپٹی انسپکٹر ٹاؤن پولیس مسیالہ

ڈائری

القول الطیب

ایک فرقہ مذہبی کا ذکر آیا کہ وہ صرف چند باتوں کے ترک پر زور دیتے ہیں اور بس۔ فرمایا۔ یہ تعلیم ناقص ہے صرف ترک سے وصول نہیں ہوتا کیونکہ ترک مستلزم وصول نہیں۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ ایک شخص نے لاہور جانا ہے اور گورداسپور نہیں جانا۔ صرف اتنے سے کہ وہ گورداسپور نہیں گیا۔ یہ امر حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ لاہور پہنچ گیا ہے۔ ترک معاصی اور شے ہے۔ اور نیکیوں کا حصول اور قرب الٰہی دوسری شے ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس معاملہ میں بڑا دھوکا کھایا ہے۔ اور اسی واسطے انہوں نے کفارہ کا غلط مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ کہ یسوع کے پھانسی ملنے سے ہمارے گناہ دور ہو گئے۔ اول تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ ایک شخص کا پھانسی ملنا سب کے گناہ دور کر دے۔ دوم اگر گناہ دور بھی ہو جاویں۔ تو صرف گناہ کا موجود نہ ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ بہت کیڑے مکوڑے اور بھیڑ۔ بکریاں دنیا میں موجود ہیں۔ جن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ لیکن وہ خدا تعالےٰ کے مقربوں میں سے نہیں شمار ہو سکتے اور ایسا ہی کثرت سے اس قسم کے ابلہ اور سادہ لوح لوگ موجود ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے نہ چوری نہ زنا نہ جھوٹ نہ بدکاری نہ خیانت لیکن ان گناہوں کے نہ کرنے کے سبب وہ مقربان الٰہی میں شمار نہیں ہو سکتے۔ انسان کی خوبی اس میں ہے۔ کہ وہ نیکیاں اختیار کرے اور خدا کو راضی کرنے کے کام کرے اور معرفت الٰہی کے مدارج حاصل کرے۔ اور روحانیت میں ترقی کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوے۔ جو بڑے بڑے انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے واسطے قرآن شریف میں دونوں باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک ترکِ گناہ اور دوم وصول قرب الٰہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ابرار کی دو صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافوری شربت پیتے ہیں۔ جس سے گناہوں کے جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پھر زنجبیلی شربت پیتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں مشکل گھاٹیوں کو طے کرتے ہیں وہ آیت کریمہ اس طرح سے ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا۔ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا۔ یُسْقَوْنَ فِیْهَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا۔ ایسے لوگ جو خدا میں محو ہیں۔ خدا نے ان کو وہ شربت پلایا ہے۔ جس نے ان کے دل اور خیالات اور ارادات کو پاک کر دیا۔ نیک بندے وہ شربت پی رہے ہیں۔ جس کی ملونی کافور ہے وہ اس چشمہ سے پیتے ہیں۔ جس کو وہ آپ ہی چیرتے ہیں اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغتِ عرب میں کفر دبانے اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تمام جذبات دل کے خیال سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور جب دل ان نالائق خیالات سے بہت ہی دور چلا جاوے اور کچھ تعلقات ان سے باقی نہ رہیں۔ تو وہ جذبات بھی آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ نابود ہو جاتے ہیں۔ سو اس جگہ خدا تعالےٰ کی یہی غرض ہے اور وہ اس آیت میں یہی سمجھاتا ہے۔ کہ وہ اس کی طرف کامل طور سے جھک گئے وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں اور ایسے خدا کی طرف جھکے کہ دنیا کی سرگرمیوں سے ان کے دل ٹھنڈے ہو گئے اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلی مادوں کو دبا دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ لوگ اس کافوری پیالہ کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جن کی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ زنجبیل دو لفظ سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے اور زنا لغت عرب میں اُوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنے یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا اب جاننا چاہیئے کہ انسان پر ایک زہریلی بیماری کے فرو ہونے کے بعد اعلےٰ درجہ کی صحت تک دو حالتیں آتی ہیں۔ ایک وہ حالت جبکہ زہریلی مواد کا جوش بکلی جاتا رہتا ہے۔ اور خطرناک مادوں کا جوش رو با صلاح ہو جاتا ہے۔ اور سمی کیفیات کا حملہ بخیر و عافیت گذر جاتا ہے اور ایک مہلک طوفان جو اٹھا تھا نیچے دب جاتا ہے۔ لیکن ہنوز اعضاء میں کمزوری باقی ہوتی ہے۔ کوئی طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔ ابھی مردہ کی طرح افتان و خیزان چلتا ہے۔ اور دوسری وہ حالت ہے۔ کہ جب اصل صحت عود کر آتی ہے اور بدن میں طاقت بھر جاتی ہے اور قوت کے بحال ہونے سے یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ بلا تکلف پہاڑ کے اُوپر چڑھ جاوے اور نشاط خاطر سے اُونچی گھاٹیوں پر دوڑتا چلا جاوے۔ سو سلوک کے تیسرے مرتبہ میں یہ حالت میسر آتی ہے ایسی حالت کی نسبت اللہ تعالےٰ آیت موصوفہ میں اشارہ فرماتا ہے۔ کہ انتہائے درجہ کے باخدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے۔ یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پا کر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں حیرت ناک جانفشانیاں دکھاتے ہیں۔

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رُو سے زنجبیل وہ دوا ہے۔ جسے ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے۔ اور ایسی گرمی پہونچاتی ہے۔ جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔ ان متقابل آیتوں کے پیش کرنے سے جن میں ایک جگہ کافور کا ذکر ہے اور ایک جگہ زنجبیل کا خدا تعالےٰ کی یہ غرض ہے کہ تا اپنے بندوں کو سمجھائے کہ جب انسان جذبات نفسانی سے نیکی کی طرف حرکت کرتا ہے تو پہلے پہل اس حرکت کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کے زہریلے مواد نیچے دبائے جاتے ہیں اور نفسانی جذبات رو بکمی ہونے لگتے ہیں جیسا کہ کافور زہریلے مواد کا جوش بالکل جاتا رہے گا۔ اور ایک کمزور صحت جو ضعف کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ حاصل ہو جاتی ہے۔ تو پھر دوسرا مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ ضعیف بیمار زنجبیل کے شربت سے قوت پاتا ہے اور زنجبیلی شربت خدا تعالےٰ کے حسن و جمال کی تجلی ہے۔ جو روح کی غذا ہے۔ جب اس تجلی سے انسان قوت پکڑتا ہے تو پھر بلند اور اونچی گھاٹیوں پر چڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے اور خدا کی راہ میں ایسی حیرتناک سختی کے کام دکھلاتا ہے کہ جب تک یہ عاشقانہ گرمی کسی کے دل میں نہ ہو ہرگز ایسے کام دکھلا نہیں سکتا۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جگہ ان دو حالتوں کے سمجھانے کے لئے عربی زبان کے دو لفظوں سے کام لیا ہے۔ ایک کافور جو نیچے دبانے والے کو کہتے ہیں اور دوسرے زنجبیل جو اُوپر چڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ اور اسی راہ میں یہی دو حالتیں سالکوں کے لئے واقعہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

آج میری نظر سے ایک رسالہ الموسوم بہ "ابطال مرزا یعنی ضربت عیسوی" جو بجواب چند مضامین ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ ۳ سنہ ۱۹۰۲ء عیسائیوں کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔ گزرا۔ یہ اُن اباطیل کا مجموعہ ہے جو عیسائی رسالہ "ترقی" میں ماہوار چھپتے رہے تھے۔ راقم ان ہفوات کا مسٹر اکبر مسیح گنتری عیسائی ہے۔ یہ شخص برخلاف تعلیم انجیل مصنوعی کے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ السلام پر مُنہ آیا ہے اور نہائیت گندہ دہانی سے نجاست پر مُنہ مار مار کر مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس کی مغویات پر تعاقب کریں گے اور بعض مواضع میں اگر ناظرین کچھ مرارت پاویں جو لازمہ حق گوئی ہے تو حسب تعلیم خاتم الکتب کامل و اکمل قرآن مجید "جزاء سیئة سیئة مثلھا" کے مطابق جانیں۔ میں بہت شائق تھا۔ عیسائیوں کی اس گفتگو کے سننے کا جو عدم مصلوبیت مسیح ابن مریم کے قاہرانہ دلائل کے بارہ میں بمقابلہ کاسر الصلیب قاتل الدجال حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے احمد مسیح نابینا مشہور واعظ و لیکچرار و بقول اخبار نور افشاں لدھیانہ احسن المناظرین۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سے بالمشافہ پانچ ہفتہ تک اس صلیبی موت مسیح میں گفتگو کی تھی جس کا مفصل تذکرہ الحکم میں پے در پے شائع ہوتا رہا ہے۔ احمد مسیح نے ہمارے مقابلہ میں سگ زرد کی سے چاٹ کر لبر اور شغال بن کر سے الف سیم کے کاسہ لیسی سے جان چھڑانی چاہی تھی مگر شیر کے پنجہ سے مخلصی محال ناچار آپ نے سر جلسہ بکر سٹہ ہال میں اقرار کر لیا کہ "اگر میں ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی"۔ اس پر اس خادم مسیح الزمان علیہ السلام نے نابینا واعظ سے یہ کہا۔

پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں انکا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھ دیں ستاویں ان کے لئے دعا مانگو۔ متی ۵ پھر ہر کوئی جو میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا اور مینہ اندھی سے گر پڑا۔ متی ۷ الزام مت لگاؤ تا تم پر الزام نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی تم پر لگایا جاویگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا متی باب ۷ آیت ۱و۲

تم احمد مسیح اپنی ہمت نہ ہارو
ذرا دل کو مضبوط رکھو برادر
رہائی کی اپنی کوئی راہ سوچو
اب اکبر مسیح کو بلاؤ یہاں پر
اسے ساتھ لے کر علی قدر طاقت
لگاؤ نسبت زور پھر دونوں مل کر
مگر جان لو یہ نہ کچھ کر سکو گے
نہ موت صلیبی کا اُٹھے گا چھپر
تمہاری خزاں کے وہ دن آ گئے ہیں
جو اس باغ کیواسطے تھی مُقدر

مگر افسوس بیچارے نابینا نے اپنے بھائی کو اس میدان کا مرد نہ سمجھ کر ہماری اس دعوت کو قبول نہ کیا۔

بعد اس مناظرہ نابینا کے مجھے اکبر مسیح کے رسالہ ابطال مرزا کے دیکھنے کا بنظر تعمق بہت وقت ملا۔ اور میں نے اس کو خوب غور سے کئی بار دیکھا۔ اِلّا دلائل سے معرّا علمیت سے بے بہرہ انسانیت سے کورا مجذوبوں کے بڑ کی طرح خبط بے ربط اور شیطان کی آنت کے مانند پیچ در پیچ پایا۔ ہماری دانست میں یہ رسالہ خود اپنی تردید تھا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسی لچر تحریر کی جس کو مسلمان اور یہود بھی مردود مانتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کی تھی جس سے شائد آپ کا دماغ کبر و نخوت سے متعفن ہو کر بدبو پھیلانے لگا۔ اس لئے ہم تمہارا یہ بے بنیاد مکان ہی مسمار کئے دیتے ہیں تو اپنی دونوں آنکھیں کھول کر۔ نہیں اپنی ایک ہی آنکھ کھول کر خوب دیکھ لیجئے کہ آپکے بزعم خود سنگین محل کو یہ ناچیز احمدی ایک ہی حربۂ آسمانی سے کیسے زمین سے ملائے دیتا ہے۔ ہر ایک مسئلہ پر جداگانہ مضمون لکھکر انشاء اللہ تعالےٰ آپ کی انتہائی سر توڑ کوشش کا بے سود ہونا بذریعہ اخبار بدر ثابت کیا جائیگا۔ آج بحول اللہ و قوتہ آپکے رسالہ کے صفحہ ۹۸ سے ۱۰۰ تک کا جواب لکھتا ہوں اور اس سلسلہ میں صرف نفس مطالب اصل مابہ النزاع پر خامہ فرسائی کروں گا طول بے معنی اور تقاریر لایعنی سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ آپ کی پہلی کوشش ان صفحات بالا میں اس پر صرف ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے تعین مدت صلیب میں دانستہ کذب سے کام لیا ہے جس کے ثبوت میں نہائیت عرق ریزی سے چند اقوال حضرت مسیح موعود کے ریویو اور ازالہ اوہام سے پیش کر کے ان کا تناقض دکھلایا ہے۔ جو آپ کی قصور بصیرت کا پورا ثبوت ہے۔ پہلے ہم اس کو نقل کرتے ہیں۔

نصرانی "مرزا صاحب نے مسیح کے صلیب پر رہنے کی مندرجہ ذیل مدت بیان کی ہے جو نہائیت لغو ہے۔" ملخصاً

(۱) مسیح تین گھنٹہ صلیب پر رہا۔ (۲) تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اتار لیا (۳) قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت ۔۔ (۴) نہائیت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہا (۵) چند منٹ میں ہی صلیب سے اتار لیا۔

احمدی قبل اس کے کہ یہ اقوال باہم مختلف ہیں یا نہیں۔ پہلے میں آپ کے الہامی کتب انجیل اربعہ کے چند مقامات پیش کر کے پوچھ لوں کہ کیا ایسا ہے۔ اختلاف اقوال مسیح محمدی میں ہے یا اس سے بڑھ کر پھر اور عرض کروں گا۔

اختلاف اول

(۱) گلیلی عورتوں نے پیچھے پیچھے جا کر اس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اس کی لاش کس طرح رکھی گئی ہے اور لوٹ کر خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا۔" لوقا ۲۳ ۵۵-۵۶

(۲) جب سبت کا دن گذر گیا تو ہر دو مریم اور سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں۔" مرقس ۱/۱۶

لوقا کہتا ہے کہ جمعہ کے روز قبر کو دیکھکر جب واپس آئیں تو خوشبودار چیزیں تیار کیں اور مرقس کا بیان ہے کہ ہفتہ یعنی سبت گذر جانے کے بعد خوشبودار چیزیں مول لیں"

اکبر مسیح بتلا دیں کیا مرزا صاحب کے اقوال ایسے ہی مختلف ہیں جیسا کہ الہام انجیل؟

اختلاف دوم

(۱) ہفتے کے پہلے دن (اتوار) مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تھا قبر پر آئی" یوحنا ۱/۲۰

(۲) ہفتے کے پہلے دن (اتوار) بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئیں" مرقس ۲/۱۶

یوحنا مریم کا تنہا جانا تڑکے اندھیرے میں لکھتا ہے اور مرقس تین عورتوں کا سورج نکلتے قبر پر جانا کہتا ہے۔" یہ اختلاف الہام میں کیسا ہے؟

اختلاف سوم

(۱) مریم مگدلینی نے قبر پر آ کر پتھر کو قبر سے ٹلا ہوا دیکھا یوحنا ۱/۲۰

(۲) مریم مگدلینی اور دوسری مریم اور سلومی نے قبر پر جا کر پتھر کو ڈھلکایا ہوا دیکھا۔" مرقس ۴/۱۶

(۳) ان عورتوں نے قبر پر جا کر پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا۔" لوقا ۲/۲۴

(۴) سبت کے بعد ہفتے کے پہلے دن ۔۔۔۔ مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر پر آئیں تو دیکھا زلزلہ آیا اور فرشتے نے آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا ۔۔۔ فرشتے نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو۔" متی ۲/۲۸

لوقا کئی عورتوں کا اور متی صرف ہر دو مریم کا قبر پر جانا لکھتا ہے اور یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ عورتوں کے جانے سے پہلے پتھر کا قبر سے ڈھلکا ہوا ہونا ظاہر کرتا ہے اور متی ہر دو مریم کے سامنے فرشتے اور زلزلہ کا آنا اور فرشتے

کا پتھر کو ڈہلکانا بیان کرتا ہے۔ شاید یہ ایک دفعہ کا واقعہ نہو یا الہامی غلطی ہے؟

(۱) ہر دو مریم اور سلومے نے قبر میں جا کر ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے دیکھا اور گھبرا گئیں" مرقس ۱۶/۵

(۲) مریم مگدلینہ نے قبر پر روتے ہوئے جہک کر نظر کی تو دو فرشتوں کو سفید پوشاک میں سرہانے پائتانی دیکھا یوحنا ۲۰/۱۲

(۳) (دیکھی) عورتوں نے قبر کے اندر جا کر مسیح کی لاش نہ پائی تو حیران تہیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ دو شخص براق پوشاک پہنے ہوئے ہمارے پاس کھڑے ہیں" لوقا ۲۴/۴

(۴) مریم مگدلینہ اور دوسری مریم نے دیکھا کہ زلزلہ آیا اور ایک فرشتے نے آسمان سے اتر کر پتھر ڈہلکا کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی پوشاک سفید تھی" متی ۲۸/۲

مرقس کہتا ہے کہ تینوں عورتیں قبر کے اندر گئیں تو ایک شخص جوان کو سفید پوشاک پہنے دیکھا یوحنا کا بیان ہے کہ صرف مریم نے جہک کر جو دیکھا۔ تو دو فرشتے بیٹھے دکھائی دئے اس نے مریم کا اندر قبر کے جانا نہیں مانا اور لوقا کا اظہار ہے کہ قبر میں جا کر سب عورتوں نے مسیح کو نہ پایا تو حیرانی میں تہیں کہ پھر دو شخص ان کے پاس کھڑے نظر آئے۔ متی صاحب فرماتے ہیں کہ ہر دو مریم کے سامنے فرشتے نے آسمان سے اتر کر پتھر پر ڈیرا جمایا۔ نہ مریم قبر میں اتریں نہ فرشتے نے قبر کا مونہہ دیکھا۔ اب فرمائیے۔ اس سے زیادہ اختلاف کیا ہوگا کہیں قبر میں ایک جوان نظر آتا ہے کہیں دو شخص کبھی وہ بیٹھے کبھی کھڑے۔ کہیں پہلے سے حاضر ہوتے ہیں کہیں سامنے تشریف لاتے ہیں۔ کیوں جی مسٹر اکبر مسیح انہیں گواہیوں کی شہادت پر مسیح کو پہانسی دیا جاتا ہے؟

(۱) سب سے پہلے وہ مریم مگدلینہ کو ملا" مرقس ۱۶/۹

(۲) مریم کو قبر پر جبکہ وہ فرشتوں سے باتیں کر رہی تھی ملا" یوحنا ۲۰/۱۴

(۳) مریم مگدلینہ اور دوسری مریم کو جبکہ وہ قبر سے واپس شاگردوں کو خبر کرنے آ رہی تہیں وہ راہ میں ملا اور ان کو سلام کہا۔ انہوں نے اس کے پاس آ کر قدم پکڑ کے سجدہ کیا" متی ۲۸/۹

مرقس اور یوحنا کہتے ہیں کہ مسیح قبر سے اٹھ کر سب سے پہلے صرف مریم کو ملا۔ اور ملاقات بھی قبر پر ہی ہوئی۔ متی کا بیان ہے کہ ہر دو مریم کو ملا جبکہ وہ قبر سے واپس جا رہی تہیں اور ان کو سلام بھی مسیح نے کیا۔ لوقا کسی کا ملنا ان میں سے نہیں لکھتا۔ اکبر مسیح صاحب بتلادیں کہ وہ مریم کو یا ہر دو مریم کو قبر پر ملا یا رستے میں باغبان کے بہروپ میں کیوں تہا؟ شاید جلالی لباس کی وجہ سے ہوگا ہم کو یہاں طعنان اناجیل آپ کا قول مندرجہ صفحہ ۹۹ میں جھوٹ اور

ہوتا جھوٹ۔ پھر ہوتا جھوٹ ہی کا سر ہاتا ہے" زبان حال سے پڑھتے ہوئے سنائی دیتے ہیں "ایک جوان" لکھا یہ لغو تہا "دو شخص" لغو تر تہا اور پہر "ایک فرشتہ" لغوترین تہا نہیں ہم بہول گئے۔ مصنفان اناجیل کی لغویت مبالغہ سے بھی بڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں "پہر اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اور اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ وہ کتابیں دنیا میں نہ سما سکتیں۔ یوحنا ۲۱/۲۵

الہامی اختلافوں کے بعد آپکے مفسرین کا اختلاف بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ دیکھو خزانۃ الاسرار تفسیر انجیل متی۔ مصنفہ پادری ارکلارک۔ و مولوی عمادالدین مطبوعہ ۱۸۷۵ء لودیانہ مشن پریس۔

(۱) کیوں کہ جمعہ کو بعد زوال کے کہ قریب عصر کے تہا وہ دفن ہوا اور اتوار کو علی الصباح جی اٹھا" صـ۲۱۶

(۲) پھر نوین گھڑی یعنے تیسرے پہر اس کو یوسف نے دفن کیا" صـ۵۱۴

(۳) پس وہ مصلوب ہوا تہا جمعہ کے روز چھ بجے شام سے پیشتر" صـ۵۰۶

دیکھئے پہلے "قریب عصر" دفن ہونا مانا پھر کہا "نو بجے" آخر "چھ بجے شام سے پیشتر" پھر قطعی حکم لگا دیا۔ یہ اقوال اس جگہ بغرض اظہار اختلاف نقل کئے ہیں۔ آگے چلکر ہم نے آپکے ابطال میں بھی ان کو درج کرنا ہے۔ ابھی سے تہوڑا سا مفسرین کے اختلاف کے بعد خود [illegible] کا بھی اختلاف نقل کرتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ کے اقوال میں جو اختلاف آپکو نظر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اپنے عیسائی منطق سے اس کو سمجھ لیجئے گا۔

(۱) "پس معلوم ہوگیا کہ صلیب دئے جانے سے جان دینے تک چھ گھنٹے سے بھی زیادہ مدت گذر چکے تھے۔" رسالہ ابطال مرزا صـ۹۹

(۲) مسیح نے ... ... پورے چھ گھنٹے رہکر جان دی" صـ۱۰۱

(۳) نو گھنٹے سے زائد مدت مسیح صلیب پر رہے" صـ۱

(۴) پورے نو گھنٹے صلیب پر لٹک چکے" صـ۱۰۱

کتنی مدت مسیح نے صلیب پر رہ کر جان دی۔ پہلے تو لکھا "نو گھنٹے سے زائد" پھر کہا "پورے ۹ گھنٹے" جان دینے کا وقت لکھا "چھ گھنٹے سے بھی زیادہ" پھر اس کی اصلاح کی۔ "پورے ۶ گھنٹے" بیان کئے اور ترقی یہاں تک فرمائی کہ اگر صلیب دیتے ہی مر جاتے۔ تو تعجب نہ تہا کیونکہ آپ نیم مردہ تو پہلے ہی ہو چکے تھے" صـ۱۰۱

اب ہم آپکے مزعومی اختلاف کو جو مرزا صاحب علیہ السلام کے اقوال میں نظر آتا ہے۔ مطابق آپکے دکھلاتے ہیں۔ سنئے

نصرانی پہلے تو مرزا نے مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا مانا صـ۹۸ پھر کہا کہ تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ جلد اول صـ۳۴۲ اور بالآخر زیادہ سوچ سمجھ کر آپ نے اصلاح کی۔ اور مسیح کے صلیب پر نہایت تہوڑے عرصہ رہنے پر قطعی حکم لگا دیا" صـ۱۹۲

احمدی مرزا صاحب علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ فروری ۱۹۰۳ء جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۹۸ سطر ۳ و ۴ میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ "مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہکر نہ مرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے" اور ریویو جلد اول بابت ۱۹۰۲ء اگست کے پرچے کے صفحہ ۳۴۲ سطر ۱۳ و ۱۴ میں یہ لکھا ہے۔ کہ "اصل حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں۔ واقعات صاف گواہی دیتے ہیں۔ کہ مرنے کی کوئی بھی صورت نہیں تہی۔ تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا گیا۔ اور پرچہ مئی ۱۹۰۳ء جلد دوم کے صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ و ۱۲ میں رقم فرمایا ہے۔ کہ "ان کے علاوہ مسیح کا صلیب پر نہائیت تہوڑا عرصہ رہنا۔ اور صلیب کے بعد کے واقعات سے ... ... اور کوئی نتیجہ نکالا ہی جا سکتا کہ مسیح صلیب پر ہرگز نہیں مرا" ان تینوں حوالوں کو "مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا" اور "تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اوتارا جانا" اور "نہایت تہوڑا عرصہ صلیب پر رہنا" کذب کہنا اکبر مسیح جیسے کاذب عیسائی ہی کا کام ہے۔ جو مجموعہ اکاذیب اناجیل کا پیرو ہے۔ کیا تین گھنٹہ کو تہوڑا عرصہ کہنا یا تین گھنٹہ کے اندر اس واقعہ کا پورا ہونا لکھنا بھی کوئی جھوٹ میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے۔ اکبر مسیح کا چھ ورق میں اثبات موت مسیح کا مضمون لکھنا۔ یا چھ ورق کے اندر اس مضمون کو ختم کر دینا۔ یا چند اوراق میں اس مضمون کو بیان کرنا" کمزوری کی دلیل ہے تو ان ہر سہ اقوال کو جھوٹ کہنا اپنی بدحواسی کا اقرار کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا یہ جھوٹ نہیں ہے بالکل صحیح ہے۔ جیساکہ ہم اس کی شہادتیں مسلمہ نقل کر کے ثابت کریں گے۔ فانتظر۔

نصرانی پھر اس سخن کی بھی اصلاح کی اور کہا کہ قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہے۔ صـ۹۹

احمدی اس قول کے کرنے میں آپ نے عیسائی اصول مذہبی کا ثبوت بھی علاوہ جہالت کے دیدیا ہے دیکھو ریویو جلد ۲ نمبر ۲ کا صفحہ ۹۸ سطر ۱۷ جہاں [illegible] لکہا ہے "نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے۔" اسمیں "دو سے بھی کم" نہیں لکھا محرف نے دو گھنٹہ تک کو "دو گھنٹے سے بھی کم وقت" نقل کیا۔ جو سراسر بددیانتی ہے۔ ہمارے پاس اس وقت

ریویو انگریزی کا موجود نہیں ہے۔ جس کو ہم دیکھکر صحت کر لیتے اردو رسالہ میں "دو" کے اوپر (..) دو نقطہ ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ "تین گھنٹہ تھا۔ تیز کا لفظ مصلوب سنگ نے بنایا ہے۔ مگر وہ چھپ نہیں سکا۔ واللہ اعلم

اس قول میں بھی کچھ تناقض نہیں محض تنکے کا سہارا ڈھونڈھ کر اگر مسیح غرقابی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ اردو پڑھ کر بھی آپ کو اردو سمجھنے کا سلیقہ نہیں آیا۔ کہ اسی صفحہ ریویو میں تین گھنٹے صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ اور اسی میں دو گھنٹہ اور ان ہر دو اقوال کو آپ نقیض سمجھکر نقل بھی کرتے ہیں مگر تثلیثی دماغ میں یہ نہیں سمایا۔ کہ مرزا صاحب نے اس مضمون میں کئی جگہ تین گھنٹہ کا ذکر کیا ہے۔ اور ڈیڑھ یا تین گھنٹے بھی کئی جگہ لکھے ہیں اور اس کو تھوڑا عرصہ بھی لکھا ہے یہ اختلافات نہیں ہیں بلکہ انجیلوں سے مستنبط اقوال ہیں۔ جیسا کہ ہم انشاء اللہ ابھی آپ کو بتلاوینگے کہ انجیل سے ہی ثابت ہوتا ہے دو گھنٹہ بھی اور تین گھنٹہ بھی اور چند منٹ بھی۔ اگر وہ تین گھنٹے ہیں یا دو یا چند منٹ ان سب پر تھوڑے عرصہ کا اطلاق محاورہ اردو میں صحیح ہے نہ کہ کذب۔ البتہ وہ ضرور کذب ہے جو ہم اوپر اناجیل سے اور تفسیر سے اور خود آپکے ہی رسالہ ابطال سے نقل کر چکے ہیں۔ کہ پہلے آپ نے۔ "چھ گھنٹے سے زیادہ وقت موت مانا"۔ پھر کہا "پورے چھ گھنٹے رہ کر مرا۔ اور وقت صلیب اول "نو گھنٹے سے زاید تجویز کیا"۔ پھر "پورے نو گھنٹے لٹکایا"۔ پس جو جواب آپ نے اکاذیب کا دینگے۔ وہ مرزا صاحب کے صادق اقوال کا صدق ثابت کر دیگا۔

نصرانی - "آپ یہ لکھ چکے ہیں چند منٹ میں ہی مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا۔ ازالہ اوہام ص۳۸۱"

احمدی - یہ بھی صحیح ہے۔ کہ انجیل سے اس طرح بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح کو چند منٹ ہی رہنا پڑا۔ یہ تینوں جداگانہ دعوے ہیں۔ آپس میں مختلف نہیں۔ آپ کے الہامی کتابوں کے یہ جوہر ہیں۔ کہ تین بھی اسی سے ثابت ہوتے ہیں اور دو بھی اسی میں ہیں اور ایک کا بھی اسی میں بیان ہے۔ بھلا یہ تو سمجھو کہ "تین ایک ہے" اور "ایک تین ہیں" جس کتاب یا قوم میں موجود ہو۔ اس کو اس سے کیوں تعجب ہوتا ہے۔ کہ اس میں سے تین۔ دو۔ ایک۔ نہ مل سکے۔ یاد رکھو کہ کم از کم چند منٹ اور زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے مسیح کا صلیب پر رہنا ثابت ہے۔ چند منٹ قلیل مدت اور تین گھنٹہ انتہائی مدت ہے اور یہ سب کچھ انجیلوں سے ظاہر ہوگا۔

لیجئے۔ ہم پہلے چند منٹ کا ثبوت دیتے ہیں۔ جو

حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کا پہلا قول ازالۃ الاوہام میں ہے۔

خزانۃ الاسرار۔ تفسیر انجیل متی مطبوعہ لودیانہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۵۴۴ سطر ۲۲ میں پادری آر۔ کلارک مفسر اور مولوی عماد الدین لاہز نے لکھا ہے "پھر نویں گھڑی یعنی تیسری پہر اس کو یوسف نے دفن کیا" انتہیٰ بلفظہ۔

اس قول میں مانا گیا ہے کہ مسیح ۳ بجے دن کے دفن ہوا۔ نویں گھڑی "۳ بجے دن کا وقت ہے" دیکھو اپنا رسالہ ابطال ص۹۹۔

اب صلیب پر چڑھانے کا وقت سنیئے۔ انجیل یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۳-۱۴ میں آپکا وہ گواہ جو مسیح کی گرفتاری سے لے کر آخر وقت صلیب پر سے اتارے جانے تک ساتھ رہا۔ لکھا ہے۔ "پلاطس یہ بات سنکر یسوع کو باہر لایا۔ اور اس مقام میں جو چبوترہ اور عبرانی میں گبتا کہلاتا ہے۔ مسند پر بیٹھا ۱۳ اور فسح کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا"

چھٹا گھنٹہ "دن کے وسط کا وقت ہے۔ ص۹۹

پس بارہ بجے پلاطوس کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ تو کیا یہ مقدمہ ایک آدہ گھنٹہ میں فیصلہ ہو گیا؟ ہرگز نہیں اتنا بڑا سنگین مقدمہ۔ ایسا عظیم الشان ملزم۔ نبوت اور بقول عیسائیان کہانت اور ابن اللہ اور خدائی کا دعویدار۔ اس کا مقدمہ کچھ وقت نہیں لے گا۔؟ ضرور لیگا۔ پھر اس حالت میں کہ حاکم مجوز اس کو چھوڑنا چاہیے۔ اس کو بے قصور بھی جانے۔ تو ضرور ہے۔ کہ وہ نہایت تدابیر کو سوچ کر اور دور اندیشی سے کام لے کر ایسے ملزم کا مقدمہ کرے گا آخر ملزم کا بیان لینا شہادتوں کا گذرنا۔ لوگوں مخالف کا ہجوم جو ہر ایک اپنی اپنی کہتا تھا۔ سب کی سنتا۔ آسمانی ندا جو اس کی بیوی کو بذریعہ خواب سنائی گئی تھی۔ اس پر نظر کر کے کبھی عید کی خوشی میں حسب دستور ایک قیدی کو چھوڑنے کی بجائے مسیح کے چھوڑنے کی رضا ظاہر کرتا۔ بالآخر ہر طرح سے مجبور ہو کر پانی سے ہاتھ دھونا اور بری الذمہ ہونا وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں جو بہت وقت چاہتے ہیں۔ مگر ہم بپاس خاطر اگر مسیح کے فرض کر لیتے ہیں۔ کہ پلاطوس بھی مسیح کی جان کا دشمن تھا اور وہ بھی یہ چاہتا تھا۔ کہ بہت جلد اس کو مار ڈالا جاوے۔ کم از کم دو گھنٹے تو اس مقدمہ میں صرف ہوئے ہوں گے گویا بارہ بجے پیش ہو کر ۲ بجے فیصلہ سنا دیا۔ کہ مصلوب کر دو۔ اب صرف ایک گھنٹہ باقی رہ گیا۔ بقول مفسر انجیل اس کے دفن ہونے میں اس ایک گھنٹہ کی کارروائی بھی بہت وقت چاہتی ہے۔ وہ سپاہیوں کے حوالہ کیا گیا کہ مصلوب کریں۔ انہوں نے کیا کیا۔ پہلے (۱) اس کے گرد چند سو نفر جمع کئے۔ تفسیر انجیل متی ص۴۸۹

پھر (۲) اس کے کپڑے اتار کر دوسرا لباس قرمزی پہنایا۔ متی ۲۷/۲۸ (۳) کانٹوں سے تاج گوندھ کر پہنایا۔ متی ۲۷/۲۹۔ اس میں بھی آخر کچھ وقت لگا۔ اور پھر اس پر ٹھٹھا کیا (۴) پھر اس کے وہ کپڑے اتار کر اصلی لباس پہنایا۔ متی ۲۷/۳۱ (۵) شمعون قورینی کو بیگار پکڑ کر صلیب اٹھوائی اور مقام گلگتھا میں جو یروشلم کے باہر کوہ موریا کی ایک چوٹی ہے۔ لے گئے متی ۲۷/۳۳۔ (۶) وہاں پہنچکر سرکہ اور پت ملا کر اسے پینے کو دیا متی ۲۷/۳۴ اور پھر تصلیب کا عمل یعنی صلیب کو زمین پر دھر کر ملزم کو لٹا کر ہاتھوں میں میخیں گاڑیں۔ اور صلیب کو زمین میں گڑھا کھود کر گاڑا۔ یہ سارے کام ہیں جو قبل از تصلیب ہوئے۔ ان میں جسقدر وقت باقی ماندہ ایک گھنٹہ میں سے اگر مسیح چاہیں۔ تجویز کریں۔ مگر تین بجے دفن کر دینا بموجب قول مفسر انجیل مذکورہ بالا ضروری ہے۔ پس تین بجے سے پہلے ہی وہ اتارا گیا۔ بھالا یا میخیں نکالیں۔ یوسف کو سپرد کیا۔ اس نے چادریں لپیٹ لپاٹ کر قبر میں جا رکھا۔ یہ کام بعد صلیب پر چڑھانے کے ہوئے۔ غرض ایک گھنٹہ میں سے کچھ وقت سپاہیوں نے ٹھٹھے اور ہنسی میں گذارا۔ کچھ گلگتھا تک پہنچنے میں صرف ہوا۔ کچھ گاڑنے دفنانے اور اتارنے وغیرہ میں۔ تو باقی سوائے چند منٹ کے کیا رہا۔ پس یہ چند منٹ صلیب پر رہنے کے ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب نے آپکے ان اقوال سے ثابت شدہ لکھے ہیں۔ اگر آپ اس قول مفسر کو غلط قرار دینگے۔ تو مرزا صاحب علیہ السلام کا قول غلط نہ سمجھا جاویگا۔ صرف یہ ہوگا کہ ہم اس قول کو جو آپ کی کتابوں کی بنا پر تھا۔ بباعث معقولیت سے مفسر کے تغلیط کرنے کے چھوڑ دینگے۔

دوسرا قول حضرت مسیح الزمان کا "دو گھنٹہ صلیب پر رہنا مسیح کا ہے" اس کا ثبوت بھی اپنے ہی بزرگوں سے لیجئے۔ وہی مفسر پادری کلارک عماد الدین تفسیر متی کے ص۲۱۶ میں لکھتے ہیں "جمعہ کو بعد زوال کے کہ قریب عصر کے تھا وہ دفن ہوا" قریب عصر گرمی کے ایام میں اس وقت کو کہتے ہیں۔ جو درمیان چار اور پانچ بجے کے ہو اور وہ موسم گرمی کا تھا جب یہ واقعہ صلیب پیش آیا۔ لہذا مسیح کا دفن ہونا چار یا پانچ بجے کے درمیان ہوا۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

اخبار کے مشکلات

اخبار کا جاری کر لینا آسان - پر چلانا مشکل ہے - اور بند کر دینا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے - جاری کرنا تو اس واسطے آسان معلوم دیتا ہے - کہ پرانے اخباروں کی ترقی اور رونق ایک لکھے پڑھے ہوشیار آدمی کو جس کا کوئی ایک آدھ مضمون بھی کسی اخبار میں چھپ چکا ہو - حوصلہ دلاتی ہے کہ جب فلاں اخبار اس شان و شوکت سے چل رہا ہے - تو میرا اخبار کیوں نہ چل نکلے گا - حالانکہ میں مضمون بھی اس سے بہتر بہم پہنچا سکتا ہوں ایک اخبار جو مدت سے چل رہا ہے - اس کے گذشتہ مشکلات اور موجودہ اندرونی دقتوں سے باخبر ہونے کے سبب صرف ظاہری حالت کی عمدگی دوسرے کو یہ ترغیب دیتی ہے کہ ایک اور نئے اخبار کے نکال دینے کی ابھی گنجائش ہے - اس وجہ سے میں اکثر ہندوستان میں آئے دن نئے اخبار نکلتے رہتے ہیں - اور بند ہوتے رہتے ہیں - کوئی ایک سال چلتا ہے کوئی دو سال اور کوئی چند ماہ کی زندگی پوری کر کے اپنا نام اخباروں کی فہرست میں چھوڑ جاتا ہے

اخبار کے چلانے میں جو مشکلات ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے پہلی مشکل یہ ہے - کہ ہندوستان میں عام رواج یہ ہے - کہ اخبار کی قیمت لوگ پیشگی نہیں دیتے بلکہ بعد میں دیتے ہیں اور یہ ایک ایسی رسم پڑ گئی ہے جس کے دور کرنے کے واسطے بعض اخبار والوں نے پیشگی قیمت دینے والوں کے لئے نقد اور کتابوں کی صورت میں انعام دینے کا طریقہ بھی ایجاد کیا ہے گو یہ ایجاد اور بھی اس امر کی ممد ہوئی ہے کہ اخبار کی قیمت پیشگی نہ وصول ہو - اب سوچنے کا مقام ہے - کہ ایک شخص کو سال بھر کے واسطے ہر ہفتہ میں ایک اخبار روانہ کیا جاتا ہے - اور ہر ہفتہ اس پرچہ کے کاغذ - لکھائی - چھپائی - ڈاک - ایڈیٹری انتظام وغیرہ پر روپیہ خرچ ہوتا ہے - پریس بنایا جاتا ہے اور ایک معقول رقم خرچ ہوتی ہے - لیکن خریدار ہے کہ جب تک سال کے پورے پرچے اس کے پاس نہ پہنچ جاویں وہ قیمت ادا کرنے کا نام بھی نہیں لیتا - بلکہ بعض بزرگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ سال کے گذر جانے کے بعد بھی قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتے - پس جب تک کہ سال بھر کے خرچ اخبار کی رقم پہلے سے فنڈ میں جمع نہ ہو جائے تب تک اخبار کا ٹھیک طور پر چلنا نہایت مشکل ہے - اگر ایک دفعہ یہ قاعدہ بنا دیا جاوے - کہ کسی صاحب کے نام اخبار بغیر پیشگی قیمت ادا کرنے کے روانہ نہیں کیا جاوے گا - تو میں ڈرتا ہوں کہ کم از کم پچاس فیصدی خریدار یک قلم پرچہ بند کرا دیں گے گو اس بند کرانے کے واسطے وہ معقول الفاظ میں معذرت بھی کریں - لیکن خریداری کی تعداد ضرور نصف رہ جائے گی -

یہ مشکل تو مالک اور ناظم کے واسطے ہے اور ایک مشکل ایڈیٹر کے واسطے ہے - جس کے مضامین پڑھنے کے واسطے ہر ہفتہ میں کئی سو آدمی منتظر بیٹھے ہوتے ہیں - اور ہر ایک ان میں سے نکتہ چینی کا ایک حق رکھتا ہے - سینکڑوں آدمی - ہر ایک کا مزاج مختلف - علم و عقل استعداد مختلف جب ایک اخبار باہر جاتا ہے - تو ایڈیٹر کو مثل طبیب کے مختلف اور متضاد اقوال سننے پڑتے ہیں - کوئی تو اتنی تعریف کرتا ہے - کہ ایڈیٹر کو خود بھی یقین نہیں آتا - کہ اس کے مضامین ایسے عمدہ ہیں - اور کوئی ایسی ہجو کرتا ہے کہ ایڈیٹر کو بھی یہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ ایڈیٹری کر سکے - اب ایک آدمی جو نبی نہیں ماموْر نہیں ولی نہیں - اتنے آدمیوں کو یک دفعہ خوش کر سکے تو کس طرح کر سکے -

مضامین کے متعلق ایک خاص مشکل اُن مضامین میں ہے جو باہر سے آتے ہیں - ہر ایک شخص جو مضمون لکھتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میرا ہی مضمون سب سے عمدہ ہے اور وہ فرض کر لیتا ہے کہ ایڈیٹر سب سے اول میرے ہی مضمون کو درج اخبار کریگا - لیکن اگر بہ سبب عدم گنجائش یا بہ سبب ناپسندیدگی وہ مضمون درج نہ ہو سکے - تو صاحب مضمون کے واسطے ایک سخت ناراضگی کا باعث ہو جاتا ہے -

پھر بعض مشکلات اخبار کے اس قسم کے ہیں جو خاص قادیان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - کیونکہ یہ ایک گاؤں ہے - یہاں نہ پریسمین مل سکتا ہے نہ کل کش نہ کاتب نہ پتھر نہ کاغذ نہ سیاہی - ہر ایک شے وقت ضرورت باہر سے منگوانی پڑتی ہے - اگر کوئی چیز اتفاقاً خراب ہو جاوے یا کم ہو جاوے تو جب تک امرتسر یا لاہور سے منگوائی نہ جائے کام بند -

یہ نہایت ہی مختصر الفاظ میں دو چار مشکلات کا میں نے اس جگہ ذکر کیا ہے - اور اسی قسم کے مشکلات ہیں جنہوں نے اخبار بدر کو دو ہفتہ کے لئے بند رکھا ہے - جس کے عوض میں ناظرین .. اخبار کو پورا حصہ دینے کے واسطے میں نے یہ تجویز سوچی ہے - کہ آیندہ تین چار اخباروں میں سے ہر اخبار میں چار صفحے بڑھائے جاویں اور اشتہارات کے صفحات بھی متن سے علیحدہ کر دئے گئے ہیں اس طرح صفحے بھی پورے ہو جائیں گے - اور یک دفعہ ایک ہی اخبار پر بوجھ نہیں پڑے گا -

یہ تو اخبار کا جاری کرنا اور چلانا ہوا - باقی رہا اخبار بند کرنا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مشکل امر ہے - کیونکہ چلتے ہوئے اخبار میں اخبار والے کا خریداروں کے ساتھ ایک حساب شروع ہو جاتا ہے - کسی سے کچھ لینا ہے اور کسی کا کچھ دینا ہے - اگر اخبار بند ہو جاوے تو جن سے لینا ہے اس کی وصولی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور جو لوگ قیمت دے چکے ہیں - ان کو اب اخبار تو مل ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ تو بند ہوتا ہے اور قیمتیں بھی واپس نہیں مل سکتیں کیونکہ اگر قیمتوں کے واپس دینے کے واسطے روپیہ ہوتا تو اخبار بند کیوں ہوتا - اس طرح مالک نہ صرف ایک دنیوی نقصان میں پڑتا ہے بلکہ ساتھ ہی ایک دینی نقصان اُس کے سر پر پڑتا ہے - اللہ تعالٰے ایسی مشکل میں گرنے سے ہمارے اخباروں کو بچائے رکھے - آمین

رسید زر

۱۹ - جون ۱۹۰۶ء - نمبر - امرتسر میڈیکل شاپ اجرت اشتہار
۱۹ - " " " - مولوی نور محمد صاحب
۱۹ - " " " نمبر ۷۰۵ - حمزہ اللہ خاں صاحب
۱۹ - " " " نمبر ۲۷۴۳ - قدرت اللہ صاحب
۲۵ - " " " نمبر - حافظ غلام رسول صاحب
۲۶ - " " " " نمبر - حکیم محمد حسین صاحب اجرت اشتہار
۲۷ - " " نمبر - نبی بخش صاحب
۲۹ - " " " " - مولوی بوٹیخان صاحب
۳۰ - " " " " نمبر - مرزا عبد الکریم صاحب
۳۰ - " " " " نمبر ۷۰۳ شیخ خدا بخش صاحب
۳۰ - " " " نمبر ۱۳۲۱ - عبد القادر صاحب
۳۰ - " " " نمبر ۷۰۸ - نور الحسن صاحب
۳۰ - " " " نمبر ۵۸۶ محمد الدین صاحب
۳۰ - " " " نمبر ۱۱۱۶ - نواب الدین صاحب
۲ - جولائی ۱۹۰۶ء - نمبر ۱۵۱۷ - میاں صاحبدین صاحب
۲ - " " " " نمبر ۷۲۰ - مولوی جلال الدین صاحب
۲ - " " " " " نمبر ۱۰۰۴ - منشی محمد عظیم صاحب
۲ - " " " " " نمبر ۱۰۰۷ - حکیم مرزا عوض بیگ صاحب
۲ - " " " " " نمبر - مستری شہاب الدین صاحب
۴ - " " " " " نمبر ۲۹۵ - میاں خیر الدین صاحب
۴ - " " " " " نمبر ۱۳۴۱ - ماسٹر کرم الٰہی صاحب
۴ - " " " " نمبر ۷۲۱ - چودھری فتح محمد صاحب

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

شہر یروشلم میں عیسائیوں کی سخت جنگ ہوئی۔ ایک طرف کلیسیائے یونانی تھی اور دوسری طرف کلیسیائے لاطینی جھگڑا اس بات پر اٹھا کہ کوہ زیتون پر گرجہ کرنے کا کس کو حق حاصل ہے۔ امریکہ کا اخبار رائے دیتا ہے کہ حضرت سلطان معظم کو چاہئے کہ ان جھگڑالو عیسائیوں کے درمیان امن قائم کرنے کے واسطے اپنی پلیس کی فوج میں ترقی کرے۔

مقام ... میں ایک امریکہ کے اخبار ٹریبون نام کے ایڈیٹر صاحب نے جن کا ... نام ہے۔ پادریوں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر انکی دعاؤں میں کوئی قبولیت ہو سکتی ہے تو وہ پبلک کے سامنے اس کا ثبوت پیش کریں۔ امید نہیں کہ کوئی پادری اس دعوت کو قبول کر سکے۔ کیونکہ عیسوی مذہب اب کوئی زندہ مذہب نہیں ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایم۔ لیفٹ صاحب۔ اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ... ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں "یسوع نے اپنے پیچھے کوئی تحریر نہیں چھوڑی اور تعجب یہ ہے کہ دنیا میں سولہ مصلوب منجی گزرے ہیں یعنی سولہ شخص تاریخ دنیا میں اس قسم کے موجود ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کو نجات دینے آئے تھے۔ مگر وہ سب کے سب خود پھانسی دیئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یسوع مسیح ہے اور پندرہ اور تھے۔ ان میں سے کسی کی بھی اپنی کوئی کتاب موجود نہیں۔ یسوع کی جو انجیلیں مشہور ہیں وہ یسوع کے مرنے کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی تھیں اور دوسری صدی عیسوی تک ان انجیل کو کوئی شخص الہامی نہ مانتا تھا۔ جو اخلاقی تعلیم یسوع کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور جس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ایسی تعلیم اور کہیں نہیں پائی جاتی وہ عبارتیں لفظ بلفظ مسیح سے ہزار سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہیں بلکہ بعض باتیں دوسروں کے منہ سے عمدہ پیرایہ میں نکلیں اور جس رنگ میں یسوع نے ان کو پیش کیا وہ کسی قدر گرے ہوئے اخلاق کا نمونہ ہے۔ بدھ کی اخلاقی تعلیم کا جس قدر اثر اس کے پیروؤں پر ہوا اور جس کثرت سے بدھ مذہب پھیلا ہے وہ بات عیسوی مذہب کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی حالانکہ بدھ مذہب کے پھیلانے کے واسطے ایک قطرہ خون بھی زمین پر نہیں گرایا گیا اور بر خلاف اس کے دین عیسوی کو جبراً قبول کرانے کے واسطے تلوار اور آگ سے کام لیا جاتا تھا۔

امریکہ کے ... اخبار ... نے کیا خوب کہا کہ عیسائی لوگ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یسوع کی عبادت کرتے ہیں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اصل میں عیسائی مذہب میں خدا کا شکریہ بلکہ ابراہیم اسحاق اور یعقوب کا خدا اب تک ... اور دیگر منکرین مذہب عیسوی کے ساتھ بحث کچھ سختی کی گئی تھی لیکن نئی زمانہ اعلیٰ تنقید بھی کام کر رہی ہے جو کہ اس وقت لوگوں نے کیا تھا۔ یسوع کا کنواری سے پیدا ہونا اور آسمان پر جانا وغیرہ۔ یہ تمام عقائد اب ... نکلے چلے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ جلد یہ سب مفقود ہو جائیں گے۔ کیا یہ دعوے کسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے کہ یسوع مسیح ہمارے واسطے ایک کامل نمونہ تھا ... نہیں۔ جو کچھ اناجیل موجودہ میں یسوع کے اقوال اور افعال بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح ہرگز کامل نمونہ نہ تھا۔ جو اخلاقی افعال یسوع کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی اصلی اس کا قول نہ تھا بلکہ اس سے بہت پہلے زمانہ کے لوگوں کا قول تھا وہ مشہور سنہری قاعدہ جس پر بہت ناز کیا جاتا ہے کہ یسوع کے سوائے کسی کے منہ سے نہیں نکلا یعنی تو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ کیا جاوے یہ قاعدہ کم از کم سات مختلف بزرگوں نے یسوع مسیح سے پہلے بیان کیا تھا اور لطف یہ ہے کہ ان کا طرز بیان اور پیرایہ کلام یسوع سے بہتر تھا۔ یسوع کی اس تعلیم میں بھی ایک کمزوری ہے۔ اور سخت نقص ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا مذاق علم اور عقل مختلف ہوتا ہے۔ اس فقرہ میں یہ سکھایا گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ لوگوں کے کام میں مداخلت کرو۔ اگر تمہارا مزاج اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ تم ترش چیز کو پسند کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری دعوت ترش اشیاء کے ساتھ کیا کریں تو پھر اس قاعدہ کے مطابق یسوع تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم بھی لوگوں کو ترش کھانے کھلایا کرو حالانکہ ترش کھانا دوسروں کے واسطے ناموافق اور مضر اور ناپسند ہو سکتا ہے۔ اس سے بدرجہا بہتر وہ خلق ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں تو دوسرے کے کام میں بے جا مداخلت نہ کر اور دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کر جو تو نہیں چاہتا کہ تیرے ساتھ کیا جائے۔

مورتی کا عاشق۔ امریکہ کا اخبار ... کونٹی پریس بیان کرتا ہے کہ کرد شیل کے گرجہ کے پادری صاحب ... نامی ... سے ایک ہولناک خبر شائع ہوئی ہے جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف کا اپنے گرجہ کے حلقہ کی ایک عورت کے ساتھ جو مسٹر ... کی بیوی ہے ناجائز تعلق پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے سبب سے پادری صاحب کو ناچار استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب اس علاقہ کے ایک مشہور پادری ہیں ان کی فصاحت اور پر اثر وعظ کے سبب ان کا گرجہ بہت رونق پر تھا۔ ان کی تقریر سننے کے واسطے دور دور سے لوگ ان کے گرجے میں نماز پڑھنے کے واسطے آتے تھے اور انہوں نے اپنی لیاقت کے سبب اردگرد کے گرجوں اور پادریوں کو مات کر رکھا تھا۔ پادری صاحب کے معتقدین ان پر نہایت خوش تھے۔ ہر ایک زمیندار اور باغبان اپنی زمین اور باغ کا سب سے عمدہ پھل ہر موسم میں پادری صاحب کی نذر کیا کرتا تھا اور وہ اس میں اپنے باغ اور زمین کی برکت جانتا تھا۔ کہ پادری صاحب اس کا پھل کھائیں۔ خوب پلی ہوئی مرغیاں پادری صاحب کے باورچی خانہ میں بطور تحفہ کے اکثر بھیجی جاتی تھیں۔ گرجہ کی کمیٹی پادری صاحب کی تنخواہ میں ہمیشہ ترقی کرتی رہتی تھی ہر ایک شخص پادری صاحب سے خوش تھا اور پادری صاحب کو دوست بنانے کا طریقہ خوب یاد تھا۔ پادری صاحب کے گرجہ میں بہت باقاعدہ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک ... کی بیوی تھی (جس کو ہم آسانی فہم کے واسطے اس جگہ مورتی کہہ دیتے ہیں۔ ایڈیٹر) بارش ہو۔ آندھی ہو۔ دھوپ ہو ہر حال مورتی گرجے میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی تھی وہ سب سے پہلے گرجے میں داخل ہوتی تھی اور سب سے آخر گرجے سے باہر اپنا قدم رکھتی تھی اور یہ امر مورتی کے تقدس کا ایک ثبوت مانا جاتا تھا۔ مورتی کا جسم موٹا ہے لیکن وہ ایک خوبصورت شکل کی عورت ہے اور چالیس سال سے اس کی عمر کم ہے۔ یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا۔ کہ پادری صاحب کا مورتی کے ساتھ کب سے یہ تعلق ہے۔ لیکن قیاس کیا گیا ہے کہ یہ تعلق قریب ایک سال سے ہے یعنی جب سے کہ نماز میں مورتی کا جوش بڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے جماعت میں سے کسی کو ان پر شبہ نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ افشائے راز سے ایک تہلکہ مچ گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ کس وجہ سے ... صاحب کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا۔ ایک دن اچانک وہ چند معزز محلہ داروں کو اپنے گھر بلا لیگیا اور ان کے سامنے وہ کاغذات رکھے جو کہ اس کو اپنی بیوی کی میز کے خانے میں سے ملے تھے اور جنہوں نے تمام واقعہ پر پوری روشنی ڈال دی وہ سب خفیہ خطوط تھے۔ جو پادری صاحب نے مورتی کو لکھے تھے۔ اور ان میں اپنے تعلق کا پورا پورا اظہار کیا تھا سب نے مل کر اس جگہ یہ فیصلہ کیا کہ پادری صاحب کو گرجہ سے نکال دیا جاوے اور ... نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا یہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور دوسرا دن اتوار کا تھا اس

واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اس ایت وار کا گرجہ ہو لے۔ تو پہر دوسرا پادری تلاش کیا جاوے۔ چنانچہ وہ سب دوسرے دن گرجے میں گئے۔ اور اُسی پادری صاحب کے پیچھے نماز پڑہی۔ پادری صاحب کا نہایت پرجوش وعظ سُنا جس سے دوسرے سُننے والوں پر بہت اثر ہو رہا تہا اور سب سے زیادہ مورتی وجد میں آرہی تہی۔ لیکن جو لوگ اس راز سے آگاہ ہو چکے تہے۔ وہ اندر ہی اندر غصہ سے بہرتے جاتے تہے کہ یہ کیا ریاکاری کا نظارہ دکہایا جا رہا ہے۔ گرجہ حسب معمول ختم ہُوا۔ اور سہ پہر کو وہ لوگ پادری صاحب کے مکان پر گئے اور تمام باتیں بیان کیں۔ لیکن پادری صاحب نے صاف انکار کیا اور نہایت دلیری سے جواب دیا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف کہا کہ اگر آپ استعفےٰ نہ دیں گے تو یہ معاملہ عدالت تک پہنچے گا۔ اس واسطے ناچار پادری صاحب نے استعفےٰ دیا۔ اور مسٹر صاحب نے اپنی مورتی کو طلاق دیدی۔

یہ ہے نتیجہ بے پردگی کا۔ اور مردوں عورتوں کے بے تکلف خلا ملا کا۔

آرچ ڈیکن سن کلیر صاحب نے ہینی میگزین میں شور مچایا ہے کہ انگلستان میں سبت کے دن کی بڑی بے ادبی کی جاتی ہے۔ پادری صاحب لکہتے ہیں کہ ایت وار کے دن لوگ بجائے گرجا گہر جانے کے۔ بگیوں پر سوار ہو کر سیر کرنے اور موٹر گاڑی چلانے پر لگاتے ہیں۔ دریا کے کنارے ایت وار کے دن میلہ لگتا ہے۔ وضعدار لوگ اپنا سفر ایت وار کے دن ہی شروع کرتے ہیں۔ ناچ کے جلسے بہی ایت وار کے دن ہی ہوتے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ سارے یورپ کا یہی حال ہے۔

جان ای ریمبرگ صاحب اخبار اگیناسٹک جنرل مورخہ ۱۶- جون ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ قدیم مذاہب جن میں انسانوں اور جانوروں کو اور بتوں کو خدا بنایا جاتا تہا اور مانا جاتا تہا دن بدن زوال پکڑتے جاتے ہیں اور یہی حال عیسوی مذہب کا بہی ہو رہا ہے۔ قدیم دیوتاؤں کا جو انجام ہوا وہی انجام عنقریب عیسائیوں کے خدا یسوع کا ہونے والا ہے۔

مسٹر ڈوئی اپنا شہر چہوڑ کر اور دو گاڑیاں اسباب کی لدوا کر وہاں سے چلا گیا ہے۔ ابہی تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ کہاں جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت

میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جب میں دیکہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت اور پہر بے اصول مخالفت کرتے ہیں۔ بے اصول مخالفت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یہ صاحبان مخالفت کرنے سے پہلے ہرگز نہیں سوچتے کہ اس کی زد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑیگی یا کس پر۔ اسبات کا مطلق خیال نہیں۔ بس مرزا صاحب کا نام آیا اور ان کے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ جوش غضب میں باولے ہو گئے اور جو جی میں آیا کر دیا۔ اور جو زبان پر آیا کہدیا۔ تین مہینے ہوئے کہ چراغ دین جموں کا رہنے والا جہوٹے العام کا مدعی مر چکا۔ مگر جب انہوں نے سُنا کہ اس کی موت حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ تو جہٹ تردید شروع کر دی۔ اب موت سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا یہ کہنے لگ گئے کہ طاعون سے نہیں مرا۔ مرتے وقت اس کا چہرہ نورانی تہا۔ جیسا کہ سچے مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک محضرنامہ بھی تیار ہو کر سراج میں شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں لکہا ہے ہم جموں کے ہندو و مسلمان تصدیق کرتے ہیں مگر اخیر میں صرف دو تین ہندوؤں کا نام ہے۔ ہاں ایک پادری صاحب کا بہی ہے اور وہی اصل سے نقل کرنے والے ہیں۔ یہ بات بالخصوص غور کرنے کے قابل ہے کہ پادری کیوں چراغ الدین کے معاملہ میں زیادہ انٹرسٹ لیتے ہیں اور کیوں ہر موقعہ پر اس کی جا ر بیجا ر تائید کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ چراغ الدین عیسائیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ تجلی (عیسائیوں کے مشہور و مستند رسالے) میں دو ورق بالخصوص اس کے نام پر رکہے گئے ہیں۔ کیا کسی اور سچے مسلمان کی مثال بہی دی جا سکتی ہے جس کی تو تید گی کو عیسائیوں نے یہاں تک محسوس کیا ہو کہ اس کی یادگار میں رسالہ کا ایک حصہ وقف کر دیا ہے اور اس کی تعریف میں کالموں کے کالم سیاہ کر دئے ہوں۔

اور پہر چراغ الدین کے مزعومہ مطاع و متبوع حضرۃ سید المرسلین کی نسبت انہی مسیحیوں سے پوچہئے۔ کہ وہ کیا رائے رکہتے ہیں۔ کیا چراغ الدین کی تعریف کرنے والے وہی نہیں۔ جو ہمارے سید و مولےٰ کو عیاذاً باللہ "الدجال" کہتے ہیں۔ پنجابی میں ایک مثل ہے۔ سری نال ویر۔ پوشلی (دُم) نال صلح۔ تعجب ہے۔ کہ آقا کی نسبت یہ عقیدہ اور غلام سے دوستی۔ حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ:-

لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادّون من حادّ اللہ و رسولہٗ۔ اور صحابہ کرام کی تعریف میں ہے۔ اشداء علے الکفار۔ اور فرمایا۔ ولیجدوا فیکم غلظۃ۔ پس آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ چراغ الدین کا مذہب کیا تہا۔ اور پہر یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ جنہوں نے "منارۃ المسیح" اس کی تصنیف دیکہی ہے وہ اس کے عقائد سے خوب واقف ہیں کہ اس کا مذہب تہا "قرآن مجید" محض تنہا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتہہ بائیبل پڑہنا بہی ویسی ہی ضروری ہے۔ چنانچہ تجلے ماہ مئی میں لکہا ہے۔ دو باتوں پر ان کا ایمان نہایت ہی واثق تہا۔ اور اس ایمان کے ساتہہ وہ اپنے خدا سے ملے۔

بائیبل اور قرآن کو بالکل برابر ایک ہی کتاب کے دو جزو سمجہتے تہے۔ اور دونوں کی تلاوت کرتے ان میں کوئی تفریق روا نہ رکہتے تہے۔

اصل اسلام عیسویت ہے اور عیسویت اصل اسلام ہے۔ حضرت مسیح کا نزول ثانی جو روحانی طور پر ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح امامت کریں گے۔

وہ اس عقیدہ کو الہامی ایمان جانتے تہے۔ نیز یہ کہ مسیح کلمۃ اللہ تہا۔ وہ صلیب پر ہی فوت ہو گیا۔ (کیا یہی مسلمانوں کے عقائد ہیں) اس کے صلیب پر مارے جانے سے نیکی کی توفیق جو آدم کے گناہ کے سبب چہین لی گئی تہی۔ واپس دی گئی۔ وغیر ذلک

اب ایسے عقائد کو دیکہ کر پہر بہی اگر ہمارے مسلمان بہائی محض حضرت امام موعود کی مخالفت میں عیسائیوں کی تائید کرتے جاویں تو سوا اس کے ہم اور کیا کہیں۔ کہ خدا مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کیونکہ وہ جوش تعصب میں خود اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ گویا ظاہر کرتے ہیں کہ سچے مسلمانوں کے یہی عقائد ہیں۔ جو کہ اوپر بیان ہوئے اور پہر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی رسالت کا جہوٹا مدعی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس سے متعلق مواخذہ نہیں کرتا۔ بحالیکہ منارۃ المسیح میں صاف لکہا ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور نزول مسیح تو روحانی طور سے ہوگا۔

(واقعی یہ بھی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے) اور اس نزول کا جو کام ہے وہ اس عاجز کے ہاتھوں سے ہوگا۔ پھر اخیر میں مہدی موعود کے ایسے نشانات لکھے ہیں اور ان احادیث کی کچھ ایسی تاویلیں کی ہیں جو جمہور علماء کے بالکل برخلاف ہیں اور اس سے صاف ٹپکتا ہے کہ دراصل مہدی ہونے کا خود مدعی ہے تعجب کہ اسی دعوے کے سبب وہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں مسلمان تک نہیں سمجھتے اور یہی دعوے چراغدین سے ہے۔ پھر دوسرے عقائد اس کے علاوہ ہیں مگر اس کی تائید برابر کئے جاتے ہیں۔ خیر اس سے اور کچھ نہیں تو یہ پیشگوئی تو پوری ہو گئی کہ اخیر زمانے میں اپنی مسلمانوں سے یہودیوں اور عیسائیوں کے مثیل ہو جائیں گے اور پھر یا ایں ہمہ باہم تباغض اور تشتت جاتا رہے گا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود کے برخلاف۔ عیسائی۔ مسلمان۔ آریہ وغیرہم کیسے متفق ہو جاتے ہیں یہ بھی ایک دلیل ہے ہمارے امام کی صداقت پر۔ باقی رہا۔ اصل مقصود جس کے لئے یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اس میں ہرگز کامیابی نہیں ہوئی۔

طاعون سے فوتیدگی کے سبب اگر کوئی مسلمان وہ حدیث (قطع نظر اس سے کہ اس کے اصل معنے کیا ہیں اور وہ کہاں چسپاں ہے) پیش کردیتا جس میں لکھا ہے کہ طاعون کی موت سے مرنے والا شہید ہے تو پھر کوئی بات تھی۔ مگر الحمد للہ کہ اس کی خود ہی تردید کردی۔ پھر لطف یہ کہ جو وجہ علالت کی لکھی وہ اس کی قوت ایمانیہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ اس محضرنامہ میں لکھا ہے کہ اپنے بچوں کے مرنے کے غم میں بیمار ہوکر فوت ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ قرآن مجید میں یہ مومنوں کا نشان نہیں لکھا۔ کہ وہ بچوں کے غم میں گھٹتے گھٹتے بیمار ہوکر مرجایا کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ:۔

اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر تاریخ میں سچے مسلمان کا تم حوالہ نہیں دے سکتے۔ جو محض اپنے بچوں کے غم میں مرگیا ہو۔ جس شخص کو خدا پر کامل یقین ہو۔ اس کو ایسا صبر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مطلق اس بات کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ دیکھئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے مگر کیا آپ ان کے غم والم و رنج و قلق میں فوت ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔ بخدا مجھے اس انکشاف سے بڑی مسرت ہوئی کہ ان کی بیماری اور فوتیدگی بچوں کے فراق کے سبب سے ہوئی

اور پھر دم نزع جو الفاظ آخری زبان سے نکلے وہ بھی اس معاملہ پر روشنی ڈالتے ہیں واقعی سچے مسلمان بھی پڑھا کرتے جیسا کہ تجلے میں لکھا ہے کہ وہ یہی کہا آسمان آسمان آسمان۔ اور دم چھوڑ دیا۔ ان حالات کو پڑھتے ہوئے فرمائیے۔ طاعون سے نہ مرنے کے انکار نے کیا نفع دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی۔ تو بہرحال پوری ہے۔ خدا نے فرمایا۔ "میں تباہ کردوں گا" دو جوان لڑکوں کا آنکھوں کے سامنے ایک ہی دن میں مرجانا۔ اور چراغدین کا اپنے کو اس واقعہ کے متعلق لکھنا جیسے کہ تجلی میں ہے اب دنیا سے میرا قطع تعلق ہوچکا (کچھ نہیں رہا) ان الفاظ کو پورا کر رہا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا۔ میں فناہ کر دوں گا۔ ہلاک کردوں گا۔ سو یہ بھی ظاہر ہے کہ چراغدین منارۃ المسیح کے شائع کرنے کے بعد ایک سال تک ہی مرگیا طاعون سے مرا یا نہیں۔ اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ آخر مر تو گیا۔ اور مرا بھی پیش گوئی کے بعد اپنا کام (جس کے لئے وہ اپنے تئیں مامور سمجھتا تھا) کرنے سے پہلے ناکامی کی حالت میں پس ان محضرناموں کی تیاری کی کیا ضرورت تھی۔

غرض مجھے رہ رہ کے افسوس آتا ہے کہ ہمارے بھائی مخالفت میں اس قدر کیوں اندھے یعنی از خود رفتہ ہو چکے ہیں کہ وہ کچھ لکھتے ہوئے اسلام کی صداقت و حقیقت کا بھی خیال نہیں کرتے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کو حضرت مسیح صادق نے اپنی جماعت سے خارج کردیا اور وہ بھی کسی قدر تردد کے بعد مخالف ہو گئے۔ اب یہ لوگ ان کی تعریف کر رہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جماعت سے خارج کرنے کی کیا وجہ ہے اور آیا جس عقیدہ کی بنا پر ان کو خارج کیا گیا ہے کیا وہ تمام اہل سنت و جماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے (کیوں ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار آپ فرمائیے) یعنی یہ کہ مدار نجات محض توحید ہے۔ نہ کہ محمد پر ایمان لانا یا مسیح پر (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۴) پھر مسیح کی وفات کے وہ ابھی تک قائل ہیں اور نزول کے متعلق بھی انشاء اللہ غالباً وہی عقیدہ ظاہر کریں گے۔ جو چراغدین نے کیا تھا۔ یا دیکھئے کچھ اور رنگ نکالیں۔ کیونکہ لاہور آپ نے اپنا الہام سنایا۔ کہ دجالی فتنہ۔ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ عجب نہیں کہدیں کہ میں ہی وہ مسیح ہوں یا کم از کم مجدد مائۃ حاضرہ ہی بن جائیں اس بات کا انتظار کیجئے۔ پھر یہ آپ لوگ تو زیادہ تر اسی لئے حضرت مسیح موعود کے مخالف ہیں کہ وہ الہام وحی کے مدعی ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کا بھی یہی دعوے ہے اور پھر علاوہ ازیں محض توحید کو مدار نجات کہتے ہوئے عیسائیوں یہودیوں کی نجات کے قائل بھی ہیں جو جمہور کے خلاف ہوا۔

یہ باتیں میں نے صرف اس لئے لکھیں کہ کم از کم ہمارے مسلمان بھائی بے اصول مخالفت کرکے دوسرے مذاہب والوں کا اضحوکہ تو نہ بنیں۔ اور منہ سے ایسی باتیں تو نہ نکالیں جس سے اسلام پر حملہ ہوتا ہو۔ اور غیر مسلم اس سے سند پکڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کے لئے میں نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون دیا تھا۔ جو افسوس ہے۔ ایڈیٹر نے شائع نہ کیا حالانکہ اس میں ایک تو اس الزام کی تردید ہے۔ جو مجھ پر ایک چودہری مولوی کی طرف سے لگایا گیا تھا کہ میں (اکمل) گویا اس کی تحریروں کا جواب نہیں دے سکا۔ اور مسیح موعود سے (خدا مجھے اس دن زندہ نہ رکھے) برگشتہ ہونے کو تیار ہوں کیونکہ اس نے مجھ پر کوئی سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے خود کئی دفعہ حضرت صاحب کے عقائد کی نسبت استفسار کیا اور وہ جواب نہیں دے سکا۔ چنانچہ جواب نہ دینے کا اقرار۔ اسی پرچہ اخبار (پیسہ) میں موجود ہے اور دوسرا کچھ ڈاکٹر مذکور کی نسبت لکھا تھا اور ان سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ باوجود ان عیوب کے موجود ہونے کے وہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کیوں کر تسلیم کرتا ہے حالانکہ بالاتفاق نبی گناہ سے معصوم ہوتا ہے۔ اور نہ اس بات کی سند ملتی ہے کہ کوئی نبی اپنے فرض تبلیغ میں سستی کرے۔ کیونکہ ایسا ہونا اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ اور لا ینال عھدی الظالمین کے برخلاف ہے اور یہ بھی میں نے لکھا تھا کہ جب ڈاکٹر مذکور کے بیس سالہ تحقیق کا یہ حشر ہے۔ تو اب ہم اس کی موجودہ رائے کو کیوں کر تسلیم کرلیں۔ خدا جانے کل اس کی بھی تردید کرے۔ افسوس وہ مضمون ایڈیٹر صاحب نے نہ چھاپا۔ باایں ہمہ۔ وہ مولوی لکھتا ہے۔ کوئی احمدی مجھ سے پیسہ میں مکالمہ کرے۔ پیسہ جب ہمارے ضروری مضمون بھی نہیں چھاپتا۔ اور ہمارے برخلاف جھوٹے الزاموں کی بھی تردید نہیں کرتا۔ تو پھر دوسرے مضمون کب شائع کرے گا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل۔ گولیکی ضلع گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

۱۔ الذکر۔ مصنفہ مولوی شیخ عبد الرحیم صاحب۔ جس میں اسمائے الٰہی اور نماز اور احادیث کا ترجمہ ہے ایک مفید مجموعہ ہے۔ قیمت ۱؎

نور الدین۔ جو مصنف صاحب کی تصحیح کے بعد دوبارہ امرتسر میں طبع ہوئی ہے یہ کتاب آریوں کے رد میں ہے قیمت ۱؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
صندوقچہ طبیب خانہ
جس میں ہر عمر اور حالت کے انسان کی صحت بحال رکھنے اور ڈیڑھ دو سو بیماریوں کے
علاج کے لئے ایسی نادر اور عجیب و غریب یونانی اور انگریزی ادویہ موجود ہیں جن کے بےنظیر
طور پر موثر کارگر اور سریع التاثیر ہونے کو تمام فاضل اطبا بیک زبان تسلیم کرتے ہیں سفر میں اور حضر میں کسی طبیب کی محتاجی کے بغیر
اپنا اور اپنے گھر کا اپنے متعلقین اور غربا کا علاج آپ ہی کرلو تندرستی کی تندرستی اور آرام کا آرام۔ یہ ایک بےنظیر ایجاد ہے اور اس کی
ہر ایک قبیلہ دار انسان کو سخت ضرورت ہے۔ یہ صندوقچے ولایتی بکسوں کی طرح خوبصورت مضبوط اور اعلےٰ قسم کے طیار کئے گئے ہیں۔
ایک کتاب ترکیب استعمال ادویہ جس کا نام کتاب طبیب خانہ ہے اس کے ہمراہ ہے اور ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا
پڑھا انسان بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے مریض کو خطرات معلقہ سے
بچا سکتا ہے اس لئے اس صندوقچے کا ہر ایک عیالدار کے پاس ہر حالت میں ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ بکس امراض کے علاج
کا ایسا طبیب حاذق ہے جو دوسرے معالج سے
بے پرواہ کردیتا ہے جس کے پاس یہ بکس موجود ہو
وہ بغیر حاجت کسی دوسرے حکیم کے بیماریوں کا
کاری علاج آپ کرسکتا ہے۔ مریض کا رفیق و مونس
دردمند کا سہارا اور کیمیا کا چارہ ہے تو یہ بکس ہے
آپ کے لئے حافظ صحت آپ کے عیال کی صحت کا
بیمہ تو کیا بلکہ ایک خاصہ گھر کا دوائی خانہ ہے گھر
میں ایک حکیم حاذق سفر میں حکیم در بغل اور رفیق
صحت ہے اس صندوقچے کی موجودگی جہاں
ایک طرف معمولی امراض میں دوڑ دھوپ اور حکیم
طبیب ڈاکٹر کی تلاش اور ادویات کی بہم رسانی کے
تردد خرچ اور تفکر سے مطلق بے پرواہ کردیتی
ہے وہاں دوسری طرف وقت پر کسی لائق معالج
اور معتبر دوائی کے دستیاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے
زندگی کے تلف ہو جانے یا کم از کم تکلیف میں پڑنے
کا جو احتمال اور بیماری کے بڑھنے کا جو خطرہ ہوتا ہے وہ بھی
دور ہو جاتا ہے جتنی ادویہ ہر ایک گھر میں ہر وقت رکھنے اور سفر
میں ساتھ لے جانے کے قابل ہیں وہ سب اس صندوقچہ میں
موجود ہیں جب کسی وقت اپنے گھر میں یا اپنے کسی رشتہ دار
کے ہاں یا کسی اپنے غریب ہمسایہ کو کسی مرض نے گھیرا ہو
تو فوراً اطلاع پاتے ہی آپ اس (صندوقچہ) کو کھولیں
اور کتاب ترکیب پڑھیں پھر مرض موجودہ کے لئے جو دوا
آپ کو اس بکس میں ملے اُس کو ترکیب مندرجہ کے مطابق
استعمال کریں۔ خدا چاہے تو مخلصی حاصل ہوگی نہ عطار
کے پاس جائیں اور نہ طبیب کا در کھٹکائیں اس طرح
سے کم استطاعتوں کی امداد ہوگئی اور اپنی وقت بے وقت
مرض سے رہائی۔ اس سے بڑھ کر فیاضی اور خیرات
اور کیا ہو سکتی ہے کوئی عقلمند گھر اس سے خالی
نہ رہے۔ کوئی مسافر بغیر اس کے سفر کو نہ جائے
پانچ روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویات
اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس ساٹھ بیماریوں کی نہایت اکسیر زود اثر
تیر بہدف دوائیں جو تخمیناً اڑھائی تین سو مریضوں کے لئے کفایت کریں موجود ہیں۔
نام
مقام
ڈاکخانہ
ضلع
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

یا حفیظ

یا رفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰے رسولہ الکریم

میرے ہادی و مرشد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام

نیز کل اہل دل

مخلص احباب کی خدمت میں درخواست

ایک ثابت شدہ امر حق کو۔ محض لالچ۔ حسد۔ اور بے ایمانی سے مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے

آپ صاحبان دعا فرماویں۔ کہ قادر خدا۔ علیم بذات الصدور خدا حق کا بول بالا کرے۔ اور حق کے مخالف باطل کو نیست و نابود کرے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا۔ کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ ڈبی بازار۔ لاہور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔)